مسلکِ شیدائیانِ الوہیت کیلئے بیش قیمت تحفہ

لطائفِ دیوبند





غازیٔ ملت حضرت مولانا

سید محمد ہاشمی میاں کچھوچھوی

ضیاالدین پبلیکیشنز

سلسلۂ اشاعت ۴

نام کتاب ۔۔۔۔۔۔۔۔ لطائف دیوبند

مؤلف ۔۔۔۔۔۔۔۔ مولینا سید محمد ہاشمی میاں

ناشر ۔۔۔۔۔۔۔۔ ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی

طباعت ۔۔۔۔۔۔۔۔ بار اوّل اکتوبر ۱۹۸۶ء

مطبع ۔۔۔۔۔۔۔۔ مشہور آفسٹ پریس

قیمت ۔۔۔۔۔۔۔۔

ضیاء الدین پبلیکیشنز

کھارادر کراچی ۲

لطیفہ نمبر ۴

حفظ الایمان کی ایک متنازعہ عبارت کا واحد حل

عبارت درج ذیل ہے۔

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ ہیں تو اس میں حضورؐ کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ بہائم کے لئے حاصل ہے۔"
(حفظ الایمان مصنفہ مولانا تھانوی ص۷)

اس عبارت سے ایک معمولی اردو جاننے والا بآسانی سمجھ لے گا کہ مولانا تھانوی کے نزدیک نہ صرف فخرِ عالم غیب داں بلکہ زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ بہائم بھی غیب داں ہیں ——— مگر علمائے دیوبند کے مطاع عالم مخدوم الکل مولانا رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں۔

" یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔"
فتاویٰ رشیدیہ کامل کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ص۹۶

مولانا گنگوہی کے اس فتوے کی روشنی میں مولانا تھانوی کے مشرک ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ بہر حال مسلمانوں کا ایک گروہ اس عبارت کی تائید میں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر صحیح اور درست ثابت کرنے میں لگا ہوا ہے اور دوسرا گروہ اسی شد و مد کے ساتھ تردید میں مصروف ہے۔ چنانچہ بات بڑھتی گئی اور نتیجہ اچھا، برا نکلتا رہا۔

اس سلسلہ میں میری تحقیق یہ ہے کہ مولانا مدنی، مولانا مرتضیٰ حسن، اور مولانا منظور احمد نعمانی کی تاویلات و توضیحات سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہی صحیح اور درست ہے چنانچہ مولانا مدنی فرماتے ہیں۔

"حضرت مولانا (تھانوی) عبارت میں لفظ "ایسا" فرما رہے ہیں۔ لفظ "اتنا" تو نہیں فرما رہے ہیں۔ اگر لفظ "اتنا" ہوتا تو اس وقت البتہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام کے علم کو اور چیزوں کے برابر کر دیا۔ (الشہاب الثاقب ص۱۰۱ مطبع قاسمی دیوبند)

آگے چل کر فرماتے ہیں۔

"اس سے بھی قطع نظر کریں تو لفظ "ایسا" تو کلمہ تشبیہ کا ہے"

مولانا مدنی کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ "عبارت مذکورہ" میں لفظ "ایسا" تشبیہ

تشبیہ کیلئے ہے۔ اگر "اتنا" یا "اس قدر" کے معنی میں ہوتا تو یقیناً کفر تھا۔ اب دیکھئے مولانا مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی کیا فرماتے ہیں:۔

> "واضح ہو کہ "ایسا" کا لفظ فقط "مانند" اور "مثل" ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی "اس قدر" اور "اتنے" کے بھی آتے ہیں جو اس جگہ (یعنی عبارت مذکورہ میں) متعین ہیں۔"
> توضیح البیان صث مطبع قاسمی دیوبند

مزید فرماتے ہیں:۔

> "عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ "ایسا" بمعنی "اس قدر اور اتنا" ہے پھر تشبیہ کیسی؟" (توضیح البیان ص۱۷)

مولانا منظور بھی ایسا ہی فرماتے ہیں:۔

> "حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی "ایسا" تشبیہ کیلئے نہیں ہے بلکہ وہ یہاں بدون تشبیہ کے "اتنا" کے معنی میں ہے۔"
> (فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص۳۲)

تقریباً یہی مضمون کتاب مذکور کے صفحہ ۳۴، ۴۰ اور ۴۸ پر بھی ہے۔
اس اجمالی گفتگو سے یہ بات واضح ہو گئی کہ مولانا مرتضیٰ حسن اور مولانا منظور

نعمانی اس بات پر متفق ہیں کہ عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ "ایسا" بمعنی "اس قدر اور اتنا" ہے۔ اگر تشبیہ کے لئے ہوتا تو موجب کفر ہوتا۔

> "اگر بالفرض اس عبارت کا وہ مطلب ہوا جو مولوی سرفراز احمد صاحب بیان کر رہے ہیں جب تو ہمارے نزدیک بھی موجب کفر ہے۔" (ایضاً ص ۴۵)

حاصل کلام مولانا مرتضےٰ حسن اور مولانا نعمانی کے نزدیک لفظ "ایسا" بمعنی "اتنا" اور "اس قدر" ہے۔ اگر تشبیہ کے لئے قرار دیا جائے تو کفر ہے اور مولانا مدنی کے نزدیک لفظ "ایسا" تشبیہ کیلئے ہے۔ اگر بمعنی "اتنا اور اس قدر" قرار دیا جائے تو کفر ہے۔

حل۔ عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ "ایسا" کے دو ہی معنی ہیں۔ (۱) یا تو "تشبیہ" کے لئے ہے (۲) یا بمعنی "اس قدر یا اتنا" پہلی شق مولانا مرتضےٰ حسن اور مولانا نعمانی کے نزدیک کفر۔ اور دوسری شق مولانا مدنی کے نزدیک کفر۔

اس سے معلوم ہوا کہ دونوں شقیں کفر ہیں۔ اس عبارت متنازعہ کی کوئی تاویل نہیں۔ نیز یہ نتیجہ بھی قدرتی طور پر برآمد ہو گیا کہ مولانا مرتضےٰ حسن اور مولانا نعمانی دونوں کے دونوں مولانا مدنی کی تاویل کی روشنی میں کافر۔

اور مولانا مدنی بھی مولانا مرتضےٰ حسن اور مولانا نعمانی کی تاویل کی روشنی میں کافر۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
خود آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اس صورت حال کو دیکھ کر مجھے ایک اور شعر یاد آگیا۔

ایسی ضد کا کیا ٹھکانہ دین حق پہچان کر
ہم ہوئے مسلم تو وہ مسلم ہی کافر ہوگیا

لطیفہ نمبر ۵

"سوال: کیا ارشاد ہے علمائے دین کا اس شخص کے بارے میں جو کہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان ومکان سے پاک اور اس کا دیدار بے جہت حق جاننا بدعت ہے۔ اور یہ قول کیسا ہے۔ بیّنوا و توجروا۔

الجواب:۔ یہ شخص عقائد اہلسنت سے جاہل اور بے بہرہ اور وہ مقولہ کفر ہے۔ واللہ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی

نشان مہر

الجواب صحیح ——— اشرف علی عفی عنہ

حق تعالیٰ کو زمان ومکان سے منزہ ماننا عقیدہ اہل ایمان ہے۔ اس کا انکار الحاد و زندقہ ہے اور دیدار حق تعالیٰ آخرت میں بے کیف